بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی (احزاب ۳۳)

اور گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی

عورت اور پردہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

۶

ادارۂ مسعودیہ ۶/۲، ای۔ ۵، ناظم آباد

کراچی، پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی

(احزاب:۔۳۳)

(اور گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی)

عورت اور پردہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(بین الاقوامی سلسلہ نمبر ۶)

ناشر

ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی، سندھ

(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

۱۹۹۵ء/۱۴۱۵ھ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

نسائیات کی تاریخ بڑی دردناک اور کربناک ہے، یہ انسانیت کی پیشانی پر بدنما داغ ہے۔حیف، جس کے آغوش میں انسان نے پرورش پائی، اسی آغوش کو زخمی کیا ____ جس نے بلندیوں پر پہنچایا، اسی کو پستیوں میں ڈالا ____ سرزمین عرب میں ایام جاہلیت میں معاشرے کی نظر میں خواتین کی جو قدر و قیمت تھی اس کا کچھ اندازہ ایک عرب شاعر کے ان خیالات سے ہوتا ہے:۔

۱۔لڑکیوں کو دفن کرنا ہی سب سے بڑی فضیلت ہے (۱)

۲۔موت عورت کے حق میں عزیز ترین مہمان ہے (۲)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں لڑکیوں کی ولادت مرد کے لیے عذاب جاں تھی ____ جب کوئی مرد یہ خبر سنتا تو اس کا چہرہ مارے غصے کے سیاہ ہو جاتا اور وہ اسی غم میں پیچ و تاب کھاتا (۳) ____ لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے جس کے لئے قرآن کریم میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن دفن ہونے والی لڑکیوں سے پوچھا جائے گا بتا تجھے کس جرم کی پاداش میں قتل کیا گیا؟ (۴) یعنی ایسے سفاک باپ کو قیامت کے دن چھوڑا نہیں جائے گا ____ ایک صحابی نے ایام جاہلیت میں اپنی بیٹی کو زندہ دفن کرنے کا دردناک واقعہ سنایا تو وہ خود بھی روئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روتے رہے ____

ہندوستان کا حال عرب سے بھی بدتر تھا، یہاں مرنے والے شوہروں کے ساتھ ان کی زندہ بیویاں جلائی جاتی تھیں، اس رسم کو ''ستی'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

فرانس کے مشہور مؤرخ ڈاکٹر گستاؤلی بان نے لکھا ہے:۔

''یہ رسم ہندوستان میں عام ہو چلی تھی کیوں کہ یونانی مؤرخوں نے اس کا ذکر کیا ہے''(۵) ____

ابن بطوطہ (م۔۷۷۹ھ/ ۱۳۷۸ء) جب ہندوستان آیا تو اس نے یہ وحشت ناک منظر خود دیکھے جس کا اپنے سفرنامہ میں ذکر کیا ہے (۶) ____ ایسا ہی ایک منظر دیکھتے دیکھتے وہ بے ہوش ہو کر گھوڑے سے زمین پر گرنے لگا تو لوگوں نے سنبھالا (۷) ____ ۱۸۲۹ء میں لارڈ بینٹنگ نے ستی ہونے یا ستی میں مدد دینے کو جرم قرار دیا۔ پھر بھی ماضی قریب میں ہندوستان میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس میں شوہر کی لاش کے ساتھ اس کی زندہ بیوہ کو پھونک دیا گیا۔ یہ خبر ساری دنیا میں حیرت سے سنی گئی ____

یورپ بھی اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں رہا، وہاں ۱۴۹۴ء اور ۲۲۔۱۵۲۱ء میں جادوگری کے الزام میں سینکڑوں عورتوں اور بچوں کو ذبح کر دیا گیا (۸) ____ بقول ڈاکٹر اسپرنگر عیسائی دنیا میں ۹۰ ہزار عورتوں کو مختلف نامعقول الزامات میں زندہ جلا دیا گیا (۹) ____ آجکل بوسنیا میں مسلمان عورتوں کے ساتھ نصاریٰ جو سفاکانہ سلوک کر رہے ہیں، سن سن کر روح انسانیت کانپ رہی ہے ____ امریکہ جس کا شمار ترقی یافتہ براعظم میں کیا جاتا ہے وہاں عورتوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے، شاید تاریخ کے کسی دور میں ایسا سلوک نہیں کیا گیا ہوگا ____ ہر پانچ منٹ کے بعد ایک عورت کا دامن عصمت تار تار کیا جاتا ہے یعنی چوبیس گھنٹے میں عصمت دری کے ۲۸۸ حادثات رونما ہوتے ہیں ____ آپ خود اپنے ضمیر سے پوچھیں یہ جنت ہے یا جہنم؟ ____ مختلف جرائم کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے، چوبیس گھنٹے میں اٹھارہ سو جرائم کا ارتکاب کیا جاتا ہے (۱۰) ____ انا للہ و انا الیہ راجعون!

اسلام نے عورت پر بڑا کرم فرمایا اور اس کو پستیوں سے بلندیوں پر پہنچایا____ اور ایسا رؤف و رحیم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث فرمایا جس نے دنیا کی چیزوں میں خوشبو اور عورت کو پسند فرمایا____ روسی فلسفی ٹالسٹائی (م ۱۹۱۰ء) نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اظہار خیال کرتے ہوئے یہ حدیث پیش کی ہے:۔

''دنیا کی چیزیں صرف مال و متاع ہیں اور دنیا کی اچھی متاع نیک عورت ہے۔''(۱۱)

آپ نے عورتوں پر جو کرم فرمایا وہ تاریخ انسانیت میں سنہری حروف سے لکھا جائیگا____ چند اقوال اور واقعات ملاحظہ ہوں:۔

(۱) ایک صحابی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ سب سے زیادہ مجھ پر کس کا حق ہے''____ فرمایا، ''تیری ماں کا''____ یہ سوال تین مرتبہ کیا گیا، آپ نے یہی فرمایا، ''تیری ماں کا''____ پھر چوتھی مرتبہ عرض کیا ''سب سے زیادہ مجھ پر کسی کا حق ہے؟''____ تو فرمایا، ''تیرے باپ کا'' (۱۲)

آپ نے ملاحظہ فرمایا____ اسلام کی نظر میں ''ماں'' کی کتنی قدر و منزلت ہے۔

(۲) حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنتِ اسد (م۔۱۱ھ/۲۳۲ء) کا جب انتقال ہوا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر شریف ان کے کفن کے لئے عطا فرمائی____ اور جب لحد کھودی گئی تو آپ نے لحد میں اتر کر اپنے دست مبارت سے بغلی قبر کھودی اور مٹی باہر نکالی اور پھر خود لیٹ کر دیکھا (۱۳)____ اللہ اکبر! اس قبر شریف کی منزلت کا کیا کہنا! افسوس صد افسوس جنت البقیع شریف میں اس قبر شریف کے چاروں طرف بلند دیواریں چن دی گئی ہیں، شاید اس لئے کہ عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی زیارت سے محروم رہیں۔

(۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔۶۳ھ/۶۸۲ء) بیوہ ہوگئیں، آپ کے ساتھ یتیم بچے بھی تھے۔ پریشانی کا عالم، کوئی یار و مددگار نہیں____ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے پیغام بھیجا____ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا چونکہ عیالدار تھیں، خیال آیا کہ شاید سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کا بوجھ محسوس کریں، آپ نے عذر پیش کرتے ہوئے فرمایا، ''عیال دار ہوں، یتیم بچے میرے ساتھ ہیں''____ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب عنایت فرمایا وہ ان مردوں کے لئے عبرت و نصیحت ہے جو عیالدار بیوہ عورتوں کا بوجھ اٹھانے سے پہلوتہی کرتے ہیں____ آپ نے فرمایا____ ''تمہاری عیال، اللہ اور اس کے رسول کی عیال ہے''(۱۴)____ اللہ اکبر!

(۴) آپ کی رضا بہن شیما بنت حارث حالت کفر میں ایک جہاد میں قید ہو کر آئیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی گئیں تو آپ پہچان گئے اور اپنی چادر شریف پر بٹھایا، فرمایا، ''اگر تم میرے پاس رہنا چاہتی ہو تو میرے پاس رہو، اپنے قبیلے میں جانا چاہتی ہو تو جا سکتی ہو''____ شیما نے عرض کیا کہ ''اپنے قبیلے میں جانا چاہتی ہوں''____ آپ نے بہت سے اونٹ اور بکریاں دے کر اعزاز و اکرام سے روانہ کیا (۱۵)

ان واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خواتین پر کتنے مہربان تھے؟____ عورتوں پر آپ کا یہی کرم تھا کہ جب پہلی مرتبہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو خواتین اور بچیاں استقبال کے لئے باہر آگئیں اور خوشی کے ترانے گانے لگیں____ مدینہ منورہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مستقل قیام سے ان کو کتنی خوشی تھی، اس کا اندازہ اس شعر سے لگایا جا سکتا ہے:۔

نحن جوارین من بنی نجار
یا حبذا محمد من جار(۱۶)

(ہم بنو نجار کی بیٹیاں ہیں، کس قدر خوش نصیب ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے پڑوسی ہیں____

جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے پردہ فرمار ہے تھے تو خدمت اقدس میں خواتین ہی موجود تھیں۔غم والم کا عالم تھا، حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔۵۰ھ/۶۷۰ء) فرما رہی تھیں ''اے اللہ آپ کی ساری تکلیفیں مجھ کو عطا فرمادے''_____ محبت بھری اس دعا کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سن رہے تھے_____ فرمایا ''صفیہ نے سچ کہا''_____ آپ نے وصیت فرمائی کہ جب جسد اطہر پر مرد صلوٰۃ والسلام پڑھ چکیں تو عورتوں سے کہا کہ وہ قطار در قطار آ کر صلوۃ وسلام پیش کریں (۱۷) سبحان اللہ! کیسا کرم فرمایا کہ دنیا سے پردہ فرماتے وقت بھی یاد رکھا_____ یہ تمام حقائق خواتین کے لئے باعث صد افتخار ہیں، وہ جتنا فخر کریں کم ہے_____

کسی دوسری مذہبی کتاب میں خواتین کو اتنی اہمیت نہیں دی گئی جتنی اہمیت قرآن حکیم نے دی ہے سورۃ مریم، حضرت مریم علیہا السلام کے نام سے معنون کی گئی_____ سورہ بقرہ، سورہ تحریم، سورہ نور وغیرہ میں خواتین کے لئے بہت سے احکام ومسائل ہیں_____ پھر اہم خواتین کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے مثلاً حضرت حوا علیہا السلام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ازواج مطہرات، حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیاں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ اور ہمشیرہ، حضرت یوسف علیہ السلام کی زوجہ مکرمہ، حضرت مریم علیہا السلام، ملکہ فرعون، ملکہ سبا اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کے ازدواجی تعلق کو اتنا مقدس بنایا کہ اس کو اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا (۱۸)_____ اور اس کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ انسان سکون وچین حاصل کرے اور اس تعلق کو محبت ومہربانی کا تعلق قرار دیا جس میں ہوس پرستی کا شائبہ تک نہیں_____ اسلام کا یہ تصور کہیں نہیں ملتا جبکہ جرمن فلاسفر نٹشے نے تو یہاں تک لکھا ہے:۔

''عورت کا مقصد حیات صرف یہ ہے کہ وہ مرد کی قید میں رہے اور اس کی خدمت کرتی رہے'' (۱۹)

روس کا مشہور فلسفی کاؤنٹ لیوٹالسٹائی (م۔۱۹۱۰ء) بھی خواتین کے متعلق اچھی رائے نہ رکھتا تھا۔اس نے اسلام کی ترجمانی کرتے ہوئے اپنی رائے کا اس طرح اظہار کیا ہے:۔

> ''مرد کا فرض ہے کہ عورت سے اچھا سلوک کرے اور اسکی باگ ڈھیلی نہ چھوڑے بلکہ اسے گھر میں بند رکھے کیوں کہ گھر عورت کی آزادی کے لئے کافی ہے'' (۲۰)

نکاح جیسے مقدس رشتے کے بارے میں بھی ٹالسٹائی کی رائے اچھی نہیں۔شاید اس لئے کہ اس تجربے میں وہ ناکام ونامراد رہا، وہ لکھتا ہے:۔

> ''ہمارے زمانے میں نکاح محض ایک دھوکہ اور فریب ہوگیا ہے_____ ہم اس کو محض نفسانی خواہش پورا ہونے کا وسیلہ جانتے ہیں'' (۲۱)

اللہ تعالیٰ نے خواتین کو بڑی رعایتیں دی ہیں اور رنج ومصیبت میں ان کا پاس ولحاظ رکھا ہے_____ مثلاً مطلقہ عورت کے لئے یہ حکم ہے کہ عدت پوری ہونے تک اس کا خاوند اس کو راحت وآرام سے اپنے گھر میں رکھے، اس پر تنگی نہ کرے، اگر وہ حاملہ ہے تو پھر حمل کی مدت پوری ہونے تک اس کا سارا خرچہ برداشت کرے اور اس کی آسائش وآرام کا پورا پورا خیال رکھے_____ بچہ کی ولادت کے بعد اگر مطلقہ بیوی دو سال اس کا دودھ پلاتی ہے تو دو سال کی اجرت بھی ادا کرے (۲۲)_____ شاید یہ باتیں عجیب لگیں مگر یہ سب کچھ قرآن کریم میں ہے، ہم خواتین کو بتاتے نہیں، اپنے حقوق خوب یاد رکھتے ہیں_____ خواتین کو احکام شریعت کی پیروی کرتے ہوئے کسب معاش کی اجازت ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہوا کہ مرد کی کمائی میں سے مرد کا حصہ ہے اور عورت کی کمائی میں سے عورت کا حصہ ہے (۲۳)_____ حضور انور صلی اللہ عیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔۲۰ھ/۶۴۰ء) اپنے ہاتھ سے چمڑے کو دباغت دیتیں، فروخت کر کے جو رقم آتی غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیتیں (۲۴)

اللہ تعالیٰ نے گھروں میں رہنے والی شریف خواتین کی عزت نفس کی حفاظت کے لئے مردوں کو بغیر اجازت لئے گھر کے اندر داخل ہونے سے منع فرمایا (۲۵) ____ اگر کسی خاتون سے بات کرنی ہے تو ادب یہ سکھایا کہ پردے کے پیچھے سے بات کی جائے (۲۶) ____ اگر کوئی دعوت پر بلائے اور گھر میں خواتین بھی موجود ہوں تو کھانے کے بعد خواہ مخواہ باتوں میں مصروف نہ ہوں بلکہ کھا پی کر چلے آئیں (۲۷) ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل یہ سارے آداب ہم کو مل گئے، اب یہ ہماری بدنصیبی کہ ہم عمل نہیں کرتے ____

اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا، اس سے زیادہ کون ہمارے احوال سے واقف ہوگا؟ ____ ہماری بھلائی اور برائی کا اس سے زیادہ کس کو علم ہوگا؟ ____ ہم کو جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے اور جن سے روکا گیا، وہ صرف اور صرف ہماری بھلائی کے لئے ____ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، ذرا سوچیں تو سہی بندوں سے اس کو کیا غرض ہوگی؟ ____ وہ ہمارے فائدے کے لئے ہم کو حکم دیتا ہے ____ پردے کے بارے میں خواتین کو جو حکم دیا گیا وہ انہیں کے فائدے کے لئے ہے اگر وہ سوچیں اور غور و فکر کریں ____ سورۂ نور اور سورۂ احزاب میں خواتین کے پردے سے متعلق جن آداب کا ذکر کیا گیا وہ ہماری توجہ کے مستحق ہیں، توجہ فرمائیں۔

(۱) اپنے اپنے گھروں میں رہیں، دور جاہلیت کی طرح بے پردہ نہ پھریں (۲۸)

(۲) دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالی رہیں اور غیر مردوں کو اپنا سنگھار نہ دکھائیں (۲۹)

(۳) ہاں ان رشتہ داروں پر چھپا سنگھار ظاہر ہو جائے تو حرج نہیں مثلاً خاوند، باپ (دادا پردادا)، سسر، بیٹے، بھانجے، بھتیجے، بہت ہی بوڑھے اور نابالغ ملازم اور نوعمر لڑکے۔ (۳۰)

(۴) خواتین وقت ضرورت باہر نکلیں تو چادر کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈال لیں تاکہ پہچانی جائیں (کہ شریف ہیں) اور شرارت کرنے والے چھیڑ چھاڑ نہ کریں (۳۱)

(۵) مسلمان مردوں کو حکم دیا جائے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (۳۲)

(۶) مسلمان عورتوں کو بھی حکم دیا جائے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (۳۳)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآن حکیم ہم سے کس شرم وحیا اور غیرت وحمیت کا تقاضا کرتا ہے ____ روسی فلسفی ٹالسٹائی نے بھی سج بن کر، خوشبو لگا کر عورت کے باہر نکلنے سے متعلق یہ حدیث پیش کی ہے جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

> ''جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلی پھر اس غرض سے لوگوں کے پاس سے گزری کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں، وہ زانیہ ہے اور جنہوں نے اسے دیکھا ان میں سے ایک ایک کی آنکھ زانیہ ہے'' (۳۴)

موجودہ صورت حال دل درد مند کے لئے تشویش ناک ہے، جس سے گھر میں رہنے اور پردہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا، وہ بے پردہ گھر سے باہر ہے ____ اور جس سے دروازہ کھلا رکھنے اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کے لئے کہا گیا تھا، وہ بند دروازوں اور سخت پردوں میں ہے ____ اسلامی معاشرے کے ہر حاکم وافسر کو ہدایت کی گئی تھی وہ دروازہ کھلا رکھے، پہرے نہ لگائے ____ مگر یہاں تو رسائی بھی بہت مشکل ہے اور کبھی کبھی ناممکن بھی ہو جاتی ہے ____ خواتین کے آداب مردوں نے اپنا لئے، اے کاش! ہم عقل سلیم سے کام لیتے!

قرآن کریم میں پردے کے متعلق جو کچھ ہدایات دی گئیں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔۵۸ھ/ ۶۷۷ء) نے اس پر عمل کر کے بہترین نمونہ پیش کیا ____ ازواج مطہرات میں علم و دانش میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا ____ تاریخ و حدیث سے ہمیں ان واقعات کا علم ہوتا ہے:۔

۱۔ایک مرتبہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک دوپٹہ اوڑھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔آپ نے ان کا دوپٹہ چاک کر دیا اور فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے سورنور میں کیا فرمایا ہے؟'' ـــــ اس تنبیہ کے بعد دبیز کپڑے کی چادر منگوا کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو عنایت فرمائی (۳۵)

۲۔ایک مرتبہ کسی کے ہاں آپ کا جانا ہوا، صاحب خانہ کی دو جوان لڑکیاں بغیر چادر، باریک دوپٹہ اوڑھے نماز پڑھ رہی تھیں، آپ نے ہدایت فرمائی کی آئندہ دبیز کپڑے کی چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جائے (۳۶)

۳۔ایک مرتبہ ابن اسحاق نابینا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ پردے میں ہوگئیں ـــــ ابن اسحاق نے عرض کیا کہ میں تو نابینا ہوں، آپ نے پردہ کیوں فرمایا، ـــــ فرمایا، میں تو بینا ہوں، دیکھ رہی ہوں (۳۷)

۴۔حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں خواتین مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوتیں اور عیدین کے لئے بھی حاضر ہوتیں مگر نامساعد حالات کی وجہ سے عہد فاروقی میں خواتین پر پابندی لگادی گئی اور انہوں نے مسجد نبوی شریف میں آنا بند کر دیا ـــــ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (م۔۲۳ھ/۴۔۶۴۳ء) کے اس عمل کی تائید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

''اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کو معلوم ہوتا کہ خواتین کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ تو آپ ان کو مسجد میں
آنے سے اس طرح روکتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا'' (۳۸)

مندرجہ بالا واقعات سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خواتین ے کیا توقع رکھتی ہیں اور کیا چاہتی ہیں ـــــ اسلام جہاں جہاں پھیلا ـــــ ایشیا میں، افریقہ میں، یورپ میں ـــــ ساتھ ساتھ پردہ بھی پھیلتا چلا گیا۔

یہ ہمیشہ اسلامی شعائر میں ایک عظیم شعار شمار کیا گیا ـــــ انتہائی عروج کے زمانے میں جبکہ اسلامی سلطنت تین براعظموں پر پھیلی ہوئی تھی، پردہ مسلم اور غیر مسلم خواتین کے درمیان ایک نشان امتیار بنا رہا ـــــ بلکہ غیر مسلم حکومتوں میں بھی یہ امتیاز قائم رہا ـــــ

۱۹۱۴ء سے قبل روس میں مسلم خواتین پردے میں رہتیں، قرآن کریم حفظ کرتیں، وہاں حفظ قرآن کا عورتوں اور مردوں میں عام رواج تھا ـــــ (اخبار المؤید، مصر، ۱۵اگست ۱۹۰۲ء) ـــ روس کی مسلم خواتین مدارس بھی قائم کرتیں، ایک روسی خاتون صفیہ علیہ خانم نے اپنے خرچ سے ایک عظیم الشان مدرسہ قائم کیا تھا ـــــ الغرض ماضی میں اسلامی معاشرے میں جو کچھ ترقی ہوئی، پرے میں رہ کر ہی ہوئی، حد تو یہ ہے کہ خواتین جہاد میں شریک ہوتیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں، کبھی خود جہاد میں حصہ لیتیں، یہ سب کچھ حیا کے ساتھ، پردہ میں رہ کر ہی کیا جاتا ـــــ دور جدید میں جہاں اسلامی انقلاب آیا، یا اسلام کے نام پر انقلاب آیا، وہاں پہلی بات یہ دیکھی گئی کہ بے پردہ عورتیں، پردہ وار ہوگئیں اور ان کی ہیبت دشمنان اسلام کے دلوں میں ایسی بیٹھی کہ وہ خوف زدہ ہوگئے ـــــ جدید معاشرے کی بے پردگی نے اسلامی معاشرے کو کچھ نہ دیا اور نہ تاریخ میں کسی باب کا اضافہ کیا ـــــ یہ دردمند خواتین کے لئے سوچنے کی بات ہے ـــــ اگر بے پردگی ترقی کی ضامن ہوتی تو آج سارے عالم میں ہم اس طرح رسوا نہ ہوتے ـــــ

مشہور مؤرخ آرنلڈ ٹوئمبی نے ایک جگہ جگہ لکھا ہے کہ انسانی معاشروں کی تباہی میں عورت کی آزارہ روی اور بے پردگی کو بڑا دخل ہے ____ مؤرخ موصوف نے عالمی تاریخ کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد اس رائے کا اظہار کیا ہے اس لئے اس کو کسی تعصب یا تنگ دلی پر محمول نہیں کیا جانا چاہیئے بلکہ اس تاریخی حقیقت پر ٹھنڈے دل سے غوروفکر کرنا چاہیے ____ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے معاشرے کی بنیاد پاکیزگی پر رکھی ہے ____ ہمہ گیر پاکیزگی ____ زندگی کے ہر شعبے کی پاکیزگی ____ مغربی سازشیوں نے اسلام کی ہر معقول بات کو نامعقول بنا کر دکھایا ____ اور اپنی ہر نامعقول بات کو معقول بنا کر دکھایا ایسا پروپیگنڈا کیا کہ عقلیں ماؤف ہوگئیں اور آنکھیں پٹ ہوگئیں ____ اسلام نے خواتین پر بے شمار احسانات کیئے مگر ایک پردے کی معقول ہدایت (جو خواتین ہی کی عصمت وعفت اور حسن وجمال کی حفاظت کی ضامن ہے) بعض خواتین کو اچھی نہیں معلوم ہوتی، دشمناں اسلام نے اس کی اچھائیوں کو چھپایا اور نام نہاد برائیوں کو اچھالا ____ اس طرح خواتین کے ذہنوں کو پراگندہ کر کے اسلام کی سچائی سے ان کو دور کردیا ____ ذرا غور کریں، خواتین کی بے پردگی نے جسمانی آرائش وزیبائش کا راستہ کھولا، پھر اس نے بے حیائی کی صورت اختیار کی اور بے حیائی نے عریانی اور بدکرداری کا دروازہ کھول دیا ____ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اب یورپ وامریکہ انسانوں کی سرزمین نظر نہیں آتے، حیوانوں اور درندوں کے جنگل معلوم ہوتے ہیں ____ اس بے حیائی کے جو نتائج سامنے آئے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:۔

۱۔ خواتین کا غیر محفوظ ہونا ____

۲۔ خواتین کے اغواء اور زنا کی وارداتیں عام ہونا ____

۳۔ خواتین میں جذبہ امومت کا مرجانا ____

۴۔ بدنگاہی اور پراگندہ خیالی عام ہونا ____

۵۔ مردوں کا جنسی امراض میں مبتلا ہونا ____

۶۔ عورت کے تقدس کا پامال ہونا ____

ابھی کچھ روز کی بات ہے پردہ دار خاتون کی عزت کی جاتی تھی اور اب بھی کی جاتی ہے ____ بسوں میں اس کے لئے سیٹ خالی کردی جاتی تھی لیکن بے پردہ خاتون کی تکریم کیلئے لوگ تیار نہیں ____ وہ بسوں میں جس حال میں سفر کرے کسی کو کوئی سروکار نہیں ____ دور جدید میں عورت کی بے پردگی نے اس کو اس حد تک رسوا کیا ہے کہ وہ اخبارات ورسائل اور اشتہارات کی زینت بن کر نفع اندوزی کا ایک وسیلہ بن کر رہ گئی ہے ____ جہاں جہاں خواتین کو جگہ دی جاتی ہے، احترام کی وجہ سے نہیں، تجارت چمکانے اور نفع حاصل کرنے کے لئے ____ عورت پر اسلام کی نظر مشفقانہ ہے اور جدید معاشرے کی نظر خالصتہً تاجرانہ ہے ____ سچی بات یہ ہے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی عظمت وشوکت کا دارومدار صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے ____ عالمی سطح پر ہماری رسوائی کی بڑی وجہ دلوں کا عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی ہونا اور عمل کا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے عاری ہونا ہے ____ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۲۳ھ/۶۴۳ء) نے سچ فرمایا:

''ہم وہ قوم ہیں جس کو اللہ نے اسلام کی بدولت عزت دی'' (۳۹)

☆☆☆

حواشی

۱۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء، ص ۱۳

۲۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء، ص ۲۱

۳۔ قرآن حکیم، سورہ زخرف، آیت نمبر ۱۷

۴۔ قرآن حکیم، سورہ تکویر، آیت ۸، ۹

۵۔ ڈاکٹر گستاؤلی بان، تمدن ہند (ترجمہ اردو سید علی بلگرامی)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء، ص ۲۳۸

۶۔ ابوعبداللہ ابن بطوطہ، سفرنامہ ابن بطوطہ (ترجمہ اردو، رئیس احمد جعفری)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۶ء، ص ۲۳۸

۷۔ ابوعبداللہ ابن بطوطہ، سفرنامہ ابن بطوطہ (ترجمہ اردو رئیس احمد جعفری)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۶ء، ص۔ ۳۶، ۳۷

۸ نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۱

۹۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۱۱

۱۰۔ اخبار جنگ (کراچی)، شمارہ ۵ مئی ۱۹۹۳ء

۱۱۔ ٹالسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۴۵

۱۲۔ بخاری و مسلم شریف متفق علیہ

۱۳۔ ابوالنصر منظور احمد شاہ، مدینۃ الرسول، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۲ء، بحوالہ خلاصۃ الوفاء، ص ۲۹۳

۱۴، ابوالنصر منظور احمد شاہ، مدینۃ الرسول، بحوالہ زرقانی، ج ۲، ص ۲۸۲، اور مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۸۱۵

۱۵۔ ایضاً، بحوالہ سیرت حلبیہ، ج۔ ۱، ص ۱۴۸

۱۶۔ ایضاً، بحوالہ خلاصۃ الوفاء، ص ۱۳۶

۱۷۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۴۴۰

۱۸۔ قرآن حکیم، سورہ روم، آیت نمبر ۲۱

۱۹۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۱۴

۲۰۔ ٹالسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو میں فیض الحسن)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۵۴

۲۱۔ ٹالسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو محمد فیض الحسن)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۵۴

۲۲۔ قرآن حکیم، سورہ طلاق، آیت نمبر ۶

۲۳۔ قرآن حکیم، سورہ نسآء، آیت نمبر ۳۲

۲۴۔ ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ج ۲، ص ۲۰۲

۲۵۔ قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳، وسورہ نور، آیت نمبر ۲۷

۲۶۔ قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳، وسورہ نور، آیت نمبر ۲۷

۲۷۔ قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳

۲۸۔ قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۳۳

۲۹۔ قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۱

۳۰۔ قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۱

۳۱۔ قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۹

۳۲۔ قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۰

۳۳۔ قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۱

۳۴۔ ٹالسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲ء، ص ۴۴

۳۵۔ ابوعبداللہ محمد بن سعد زہری، طبقات ابن سعد، ج ۸، ص۔ ۵۰

۳۶۔ احمد بن حنبل شیبانی، المسند، ج ۶، ص ۲۹۷

۳۷۔ طبقات ابن سعد، ج۔ ۸، ص۔ ۴۹

۳۸۔ نیاز فتحپوری، صحابیات، ص ۵۸

۳۹۔ مولانا محمد مالک کاندھلوی، پردہ اور مسلمان خاتون، مطبوعہ کراچی، ص۔ ۱۵

☆☆☆